ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

معاصر اردو تحقیقی مقالات میں شہری دفاع: فقہُ السیرۃ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Civil Defence in Contemporary Urdu Research Thesis in the Perspective of Fiqh al-Seerah

Ashiq Hussain
PhD Research Scholar (Islamic Studies), NCBA&E, Lahore - Sub Campus, Multan
cdlodhran@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Hassan Mahmood
Lecturer in Islamic Studies, University of Education, Lahore (Vehari Campus)
hassan.mahmood@ue.edu.pk

Abstract
In modern security debates, civil defence has gained significant recognition as a crucial element of societal resilience against a range of threats, including armed conflicts, terrorism, industrial disasters, environmental crises, and natural calamities. While much of the current academic discourse approaches civil defence through administrative, legal, and disaster management lenses, its ethical and philosophical underpinnings remain underexplored in many discussions.This study conducts an analytical review of recent Urdu-language research thesis that examine the theory and practice of civil defence. The analysis is framed through the conceptual lens of Fiqh al-Seerah the jurisprudential interpretation derived from the life and teachings of the Prophet Muhammad (peace be upon him). Instead of comparing or critiquing different scholarly traditions, the research focuses specifically on how contemporary Urdu academic works address civilian protection, emergency preparedness, and collective responsibility within the broader discourse of modern civil defence.
The findings reveal that the Urdu thesis under review depict civil defence not just as a technical or institutional mechanism but as a holistic societal system designed to protect human life and ensure stability during crises. Several key themes emerge consistently in the literature, including proactive preparedness, community engagement, inter-institutional coordination, social trust, and post-disaster recovery. Together, these elements reflect a comprehensive approach to civil protection that aligns with principles of collective responsibility and organized community action values that also resonate with the ethical framework of the Muhammadan model.
Keywords: Civil Defence, Fiqh al-Seerah, Civilian Protection, Disaster Preparedness ,Community Participation, Institutional Coordination, Social Resilience

تمہید(Introduction)

عصرِ حاضر میں شہری آبادی کے تحفظ کا مسئلہ عالمی سلامتی کے مباحث میں مرکزی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ جدید دنیا کو جنگی تنازعات، دہشت گردی، صنعتی حادثات، ماحولیاتی تبدیلی اور قدرتی آفات جیسے پیچیدہ خطرات کا سامنا ہے، جنہوں نے ریاستوں کو شہری دفاع (Civil Defence) کے منظم نظام قائم کرنے پر مجبور کیا ہے۔ معاصر پالیسی اور تحقیقی مباحث میں شہری دفاع کو صرف جنگی حالات تک محدود نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسے انسانی سلامتی، آفات کے انتظام اور سماجی استحکام کے ایک جامع نظام کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جس کا بنیادی مقصد ہنگامی حالات میں شہری آبادی کے جان و مال کا تحفظ اور معاشرتی نظم کا تسلسل برقرار رکھنا ہے۔

دوسری جانب اسلامی علمی روایت، خصوصاً سیرتِ نبوی ﷺ، دفاعی تدابیر اور شہری تحفظ کے ایسے اصول فراہم کرتی ہے جن میں انسانی جان کے احترام، اجتماعی ذمہ داری اور منظم دفاعی حکمتِ عملی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے واقعات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دفاعی نظم کو محض عسکری سرگرمی نہیں بلکہ معاشرتی تحفظ کے ایک منظم نظام کے طور پر سمجھا گیا۔ مدینہ منورہ کے دفاعی انتظامات اور غزوۂ خندق کے موقع پر اختیار کی گئی اجتماعی حکمتِ عملی اس امر کی نمایاں مثال ہیں کہ شہری تحفظ اور دفاعی منصوبہ بندی کو باقاعدہ اجتماعی ذمہ داری کے طور پر اختیار کیا گیا۔

اسی پس منظر میں یہ مطالعہ شہری دفاع سے متعلق معاصر تحقیقی مقالات کا فقہ ُالسیرۃ کے تناظر میں تجزیاتی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ موجودہ علمی مباحث میں شہری دفاع کے جو تصورات بیان کیے جاتے ہیں وہ سیرتِ نبوی ﷺ سے مستنبط اصولوں بالخصوص انسانی جان کے تحفظ، اجتماعی نظم اور احتیاطی تدابیر کے ساتھ کس حد تک فکری مطابقت رکھتے ہیں۔ اس طرح یہ مطالعہ شہری دفاع کے معاصر مباحث کو ایک اخلاقی اور فکری تناظر میں سمجھنے کی کوشش ہے۔

فقہ ُالسیرۃ اور شہری دفاع کا باہمی ربط

معاصر شہری دفاع کے اردو تحقیقی مقالات (تھیسز) کا فقہ ُالسیرۃ کے زاویے سے جائزہ لینا دراصل ایک محض اصطلاحی انتخاب نہیں بلکہ ایک باقاعدہ خاص منہج پر متصور فیصلہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شہری دفاع اپنے جدید ادارہ جاتی قالب میں اگرچہ ایک انتظامی، قانونی اور تکنیکی شعبہ دکھائی دیتا ہے، مگر اس کی اصل روح انسانی جان کے تحفظ، اجتماعی نظم، خطرات کی پیشگی تدبیر، کمزور طبقات کی حفاظت، عوامی تعاون اور بحران کے بعد بحالی سے متعلق ہے۔ یہی وہ میدان ہے جہاں فقہ ُالسیرۃ ایک زندہ، عملی اور تمدنی بنیاد مہیا کرتی ہے۔ بہاء الدین زکریا یونیورسٹی کے ایم فل مقالے *اسلامی ریاست میں شہری دفاع کا تصور اور معاصرانہ تطبیق کا جائزہ* میں یہی نکتہ بنیادی سوال کی صورت میں قائم کیا گیا کہ شہری دفاع کے حوالے سے اسلامی تصور کیا ہے اور اسے دورِ حاضر میں کس طرح منطبق کیا جا سکتا ہے؛ اسی کے تحت بندہ ناچیز نے عہدِ نبوی کے دفاعی اقدامات کو شہری دفاع کے عصری اقدامات پر منطبق کرنے کو اپنے مقاصدِ تحقیق میں شامل کیا، اور قرآن، حدیث اور سیرتِ صحابہ کو منہجِ تحقیق کی اساس بنایا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اردو لٹریچر میں شہری دفاع پر اسلامی گفتگو صرف عمومی اخلاقی وعظ نہیں بلکہ سیرتِ نبوی ﷺ کے عملی نمونوں کو عصری ادارہ جاتی تناظر میں سمجھنے کی سنجیدہ علمی کوشش بھی ہے۔

یہاں پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ فقہ ُالسیرۃ سے مراد صرف سیرتِ نبوی ﷺ کے واقعات کو بیان کرنا نہیں، بلکہ ان واقعات، فیصلوں، تدابیر، انتظامات اور اجتماعی رویّوں سے ایسے اصول اخذ کرنا ہے جو قانون، اخلاق، ریاست، معاشرہ اور انسانی تحفظ کے باب میں رہنمائی دیں(1)۔ سادہ الفاظ میں، سیرت تاریخ ہے؛ مگر فقہ ُالسیرۃ تاریخ کے اندر کارفرما اصولِ ہدایت کی دریافت ہے۔ اسی لیے جب مدینہ میں خواتین اور بچوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جاتا ہے، پہرہ داری قائم کی جاتی ہے، دشمن کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جاتی ہے، رضاکارانہ خدمات کو متحرک کیا جاتا ہے، یا غزوۂ خندق میں ایک نئی دفاعی تکنیک قبول کی جاتی ہے، تو فقہ ُالسیرۃ ان سب کو مجرد واقعات کے طور پر نہیں پڑھتی بلکہ انہیں تحفظِ نفس، دفعِ ضرر، پیش بندی، نظمِ اجتماعی، عسکری و شہری ربط، اور خدمتِ خلق کے اصولی نمونوں کے طور پر سمجھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ مقالے میں غزوۂ خندق، کمزور طبقات کی منتقلی، نگرانی، جاسوسی، رضاکارانہ خدمات، مرہم پٹی اور دفاعی تیاریوں کو شہری دفاع کے تاریخی و اسلامی تسلسل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

شہری دفاع کے اردو لٹریچر کا جائزہ فقہ السیرۃ کے تناظر میں کیوں لیا جائے؟

اسی پس منظر میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ معاصر شہری دفاع کے اردو لٹریچر کا جائزہ فقہ السیرۃ کے تناظر میں کیوں لیا جائے؟
اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ اردو لٹریچر میں شہری دفاع کا بڑا حصہ یا تو سرکاری تربیتی مواد، عملی ہدایات، بمباری، فرسٹ ایڈ، انخلاءِ آبادی، آگ بجھانے اور حفاظتی انتظامات جیسے موضوعات پر مشتمل ہے، یا پھر اسلامی دفاع کے عمومی تصورات پر۔ اگر اس پورے مواد کو کسی مربوط فکری کسوٹی کے بغیر دیکھا جائے تو یہ منتشر معلومات کا مجموعہ رہ جاتا ہے؛ لیکن جب اسے فقہ السیرۃ کے زاویے سے پڑھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ شہری دفاع کی جدید اصطلاحات مثلاً (2)warning، evacuation(3)، rescue(4)، medical aid(5)، shelter management(6)، restoration of public order(7) اصل میں انسانی تحفظ کے انہی وسیع اصولوں کی معاصر صورتیں ہیں جن کی عملی مثالیں سیرتِ نبوی ﷺ میں موجود ہیں بین الاقوامی انسانی قانون میں بھی شہری دفاع کو ان ہی "humanitarian tasks" کے تحت متعین کیا گیا ہے: شہری آبادی کو جنگ یا دیگر آفات کے خطرات سے بچانا، فوری اثرات سے بحال کرنا، اور بقا کے لیے ضروری حالات فراہم کرنا۔ (8) چنانچہ فقہ السیرۃ کا فریم ورک اردو شہری دفاعی لٹریچر کو ایک اسلامی، اخلاقی اور اصولی معنی عطا کرتا ہے، جبکہ بین الاقوامی قانون اس کے لیے ایک معاصر قانونی و ادارہ جاتی زبان فراہم کرتا ہے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ شہری دفاع محض "ریاستی شعبہ" نہیں بلکہ "اجتماعی اخلاق" بھی ہے۔ اگر اسے صرف فائلوں، دفعات اور تربیتی شیڈولز تک محدود کر دیا جائے تو وہ ایک سرد انتظامی ڈھانچہ بن جاتا ہے؛ مگر فقہ السیرۃ اسے انسانی وقار، سماجی ذمہ داری اور عبادتِ خلق کے دائرے میں داخل کرتی ہے۔ مذکورہ بالا ایم فل تحقیق میں بندہ ناچیز محقق نے شہری دفاع کو تحفظِ انسانیت، معاشرتی فلاح، اور اجتماعیت کے فروغ سے جوڑا ہے، اور یہ دکھایا ہے کہ شہری دفاع کا اسلامی تصور محفوظ معاشرے کے قیام کے لیے فعال کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس سے ایک نہایت اہم اصول سامنے آتا ہے: فقہ السیرۃ شہری دفاع کو عسکری حاشیے سے نکال کر عمرانی مرکز میں لے آتی ہے۔ یعنی شہری دفاع صرف جنگ کے دوران عوام کو بچانے کا نام نہیں رہتا، بلکہ امن کے زمانے میں تیاری، نظم، تربیت، تعاون، خدمت اور ذمہ داری کا مستقل نظام بن جاتا ہے۔ (9)

تیسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ اردو لٹریچر میں شہری دفاع کے بارے میں موجود بیشتر مواد میں ایک خلا نمایاں ہے: وہاں عملی تدابیر تو ہیں، مگر ان کی فکری تعبیر کمزور ہے۔ دوسری طرف مذہبی ادب میں اخلاقی اصول تو ملتے ہیں، مگر ان کی ادارہ جاتی تطبیق کم بیان ہوئی ہے۔ فقہ السیرۃ ان دونوں دائروں کے درمیان پل کا کام کرتی ہے۔ ایک طرف وہ سیرتِ نبوی ﷺ سے یہ بتاتی ہے کہ خطرات کے مقابلے میں تدبیر اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ خود سنتی منہج کا حصہ ہے؛ دوسری طرف وہ جدید شہری دفاعی مباحث کو یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ انسانی تحفظ، امداد، بحالی اور اجتماعی نظم محض سیکولر پالیسی کے الفاظ نہیں بلکہ اسلامی تمدنی شعور کے ساتھ بھی گہرا ربط رکھتے ہیں۔ اسی لیے شہری دفاع پر اردو مواد کا فقہ السیرۃ کے تحت جائزہ لینا دراصل یہ دریافت کرنا ہے کہ اسلامی روایت کس طرح جدید حفاظتی اداروں کو اخلاقی جواز، تاریخی عمق اور سماجی قبولیت عطا کرتی ہے۔

چوتھا سبب علمی ہے۔ جب ہم کسی شعبے کا "ادبی جائزہ" لیتے ہیں تو صرف یہ نہیں پوچھتے کہ کیا لکھا گیا، بلکہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کس زاویے سے لکھا گیا، کیا چھوڑ دیا گیا، اور کس منہج کی کمی باقی ہے۔ اس لحاظ سے اردو شہری دفاعی ادب کا فقہ السیرۃ کے تحت جائزہ یہ دکھاتا ہے کہ موجودہ اردو تحریروں میں اگرچہ دفاع، خدمتِ خلق، خواتین کے کردار، رضاکارانہ سرگرمیوں، ہنگامی طبی امداد اور دینی تعلیمات سے ربط کی متعدد جہات موجود ہیں، مگر انہیں ابھی ایک مکمل فقہی، سیرتی نظریۂ شہری دفاع میں منضبط کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ تحقیق کی اصل اہمیت صرف مواد جمع کرنا نہیں بلکہ اس منتشر مواد کے اندر چھپے ہوئے اصولی ربط کو دریافت کرنا ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

اس پس منظر میں یہ کہنا درست ہوگا کہ فقہُ السیرۃ شہری دفاعی اردو لٹریچر کے مطالعے کے لیے اس لیے ناگزیر ہے کہ وہ: اوّل، سیرت کے واقعات کو اصولی دلالت عطا کرتی ہے۔ دوم، جدید شہری دفاعی اصطلاحات کو اسلامی اخلاقی معنویت سے جوڑتی ہے، سوم، ریاستی و سماجی ذمہ داری کے درمیان توازن پیدا کرتی ہے، اور چہارم، اردو لٹریچر میں موجود مواد کو محض معلوماتی ذخیرے سے بلند کر کے ایک مربوط تحقیقی فریم ورک میں بدل دیتی ہے۔

اسی بنا پر جب ہم معاصر شہری دفاع کے اردو لٹریچر کا جائزہ لیتے ہیں تو فقہُ السیرۃ کا زاویہ اختیار کرنا نہ صرف موزوں بلکہ ناگزیر محسوس ہوتا ہے؛ کیونکہ یہی زاویہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ شہری دفاع صرف تکنیک نہیں، صرف قانون نہیں، صرف جنگی تیاری نہیں بلکہ ایک ایسا جامع انسانی و اسلامی نظم ہے جس میں حفظِ نفس، دفعِ ضرر، خدمتِ خلق، نظمِ اجتماعی، پیش بندی اور بحران کے بعد بحالی سب ایک ہی فکری کڑی میں بندھے ہوئے ہیں۔ اور یہی وہ نقطہ ہے جہاں اردو علمی روایت، سیرتِ نبوی ﷺ کی عملی دانش، اور معاصر شہری دفاع کے ادارہ جاتی تقاضے باہم ملتے ہیں۔

فقہُ السیرۃ کے تناظر میں معاصر اردو تحقیقی مقالات کا عمومی جائزہ

اردو زبان میں شائع ہونے والے معاصر تحقیقی مقالات کا جائزہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ شہری دفاع کے موضوع پر علمی توجہ بتدریج بڑھ رہی ہے۔ مختلف علمی جرائد اور تحقیقی مجلات میں شائع ہونے والی تحریروں میں شہری دفاع کو عموماً ایک ایسے منظم سماجی و ادارہ جاتی نظام کے طور پر بیان کیا گیا ہے جس کا بنیادی مقصد ہنگامی حالات میں شہری آبادی کے تحفظ اور معاشرتی نظم کے استحکام کو یقینی بنانا ہے۔ ان مقالات میں خاص طور پر اس پہلو پر زور دیا گیا ہے کہ آفات اور بحران کی صورت میں شہری آبادی کی منظم تیاری، عوامی آگاہی اور ریاستی اداروں کی مؤثر حکمتِ عملی نقصانات میں کمی اور فوری امدادی اقدامات کو ممکن بناتی ہے۔

ان اردو تحقیقی تحریروں میں شہری دفاع کو عموماً عملی اور تربیتی زاویے سے بیان کیا جاتا ہے، جہاں ابتدائی طبی امداد، آگ سے بچاؤ، انخلاء کی تدابیر اور رضاکارانہ خدمات جیسے موضوعات نمایاں طور پر سامنے آتے ہیں۔ اسی کے ساتھ بعض مقالات میں شہری دفاع کے ادارہ جاتی ڈھانچے، ریاستی پالیسی اور عوامی شرکت کے باہمی تعلق پر بھی گفتگو ملتی ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شہری دفاع کو محض سرکاری ذمہ داری نہیں بلکہ ایک مشترکہ سماجی عمل کے طور پر سمجھا جاتا ہے جس میں ریاست اور معاشرہ دونوں کی ذمہ داری شامل ہوتی ہے۔

تاہم مجموعی مطالعہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ اکثر تحریریں عملی رہنمائی اور آگاہی تک محدود رہتی ہیں جبکہ شہری دفاع کے اصولی اور فکری پہلوؤں کو نسبتاً کم زیر بحث لایا گیا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں **فقہُ السیرۃ** کا تناظر اس موضوع کو ایک وسیع اخلاقی اور فکری بنیاد فراہم کرتا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں دفاعی حکمتِ عملی، اجتماعی نظم اور انسانی جان کے تحفظ سے متعلق متعدد عملی نمونے موجود ہیں جو یہ واضح کرتے ہیں کہ دفاعی اقدامات محض عسکری تدابیر نہیں بلکہ معاشرتی تحفظ کے ایک منظم اور ذمہ دارانہ نظام کا حصہ تھے۔ اس زاویے سے دیکھا جائے تو شہری دفاع کا تصور انسانی جان کے احترام، اجتماعی ذمہ داری اور پیشگی تدبیر جیسے اصولوں کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے، جو سیرتِ نبوی ﷺ کی عملی تعلیمات میں واضح طور پر جلوہ گر ہوتے ہیں۔

شہری دفاع: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

سیرتِ نبوی کے تناظر میں شہری دفاع کے تصور کو واضح کرنے کی کوششوں میں محمد عبد اللہ شاکر کا تحقیقی مقالہ "شہری دفاع: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ" قابلِ ذکر ہے۔ یہ مقالہ سیرت چیئر، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی (UMT) لاہور کے زیرِ اہتمام تخصص سیرت النبی ﷺ کے پروگرام کے تحت تحریر کیا گیا۔ اس تحقیق کے مقالہ نگار محمد عبد اللہ شاکر ہیں جبکہ اس کے نگران ڈاکٹر رانا

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

خالد مدنی ہیں جو سیرت چیئر کے ڈائریکٹر اور یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس مقالے میں بنیادی طور پر شہری دفاع کے تصور کو سیرتِ نبوی کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مقالہ نگار نے تحقیق کو مختلف موضوعاتی ابواب میں تقسیم کیا ہے جن میں شہری دفاع کا تعارف، عہدِ نبوی میں شہری دفاع کے اصول، دفاعی تیاری اور حفاظتی اقدامات، اور پاکستان میں دہشت گردی کے تناظر میں شہری دفاع کی تربیت جیسے موضوعات شامل ہیں۔ اس تحقیق میں اس بات کو اجاگر کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قیادت میں مدینہ کی اسلامی ریاست میں اجتماعی سلامتی اور عوامی تحفظ کے لیے متعدد عملی اقدامات کیے گئے، جن میں نگرانی کا نظام، اجتماعی نظم، اور بحران کے وقت عوامی تعاون کو منظم کرنا شامل تھا۔(10) تاہم اس مقالے کا بنیادی رجحان زیادہ تر شہری دفاع سے متعلق مواد کو جمع کرنے اور اس کے تعارفی پہلو کو بیان کرنے تک محدود نظر آتا ہے، جبکہ اس میں نظریاتی تجزیہ اور جدید شہری دفاعی نظام کے ساتھ تقابلی مطالعہ نسبتاً کم ہے۔ اس کے باوجود یہ مقالہ اس لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے کہ اس نے سیرتِ نبوی کے تناظر میں شہری دفاع کے تصور کو اجاگر کرنے کی ابتدائی کوشش کی ہے اور اس موضوع پر مزید تحقیق کے لیے بنیاد فراہم کی ہے۔

سول ڈیفنس کے اسلامی تصور کا تحقیقی مطالعہ

سول ڈیفنس کے اسلامی تصور پر ہونے والی تحقیقی کاوشوں میں حافظ نعیم الرحمن کا مقالہ "سول ڈیفنس کے اسلامی تصور کا تحقیقی مطالعہ" بھی قابلِ توجہ ہے۔ یہ ایم فل سطح کا تحقیقی مقالہ ہے جو نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس (NCBA&E) لاہور میں ڈاکٹر محمد طیب کی نگرانی میں تحریر کیا گیا۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سول ڈیفنس کے تصور اور اس کے عملی تقاضوں کو واضح کرنا ہے۔

مقالہ نگار نے اس تحقیق میں امن اور جنگ دونوں حالات میں سول ڈیفنس کے کردار کا جائزہ لیا ہے اور اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلامی ریاستی نظام میں عوام کے جان و مال کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس تحقیق میں قرآن و سنت اور اسلامی تاریخ کے حوالے سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام میں اجتماعی سلامتی اور انسانی جانوں کے تحفظ کے لیے متعدد اصول موجود ہیں۔ مقالہ نگار کے مطابق اسلامی تعلیمات میں اجتماعی دفاع، سماجی تعاون اور بحران کے وقت عوامی امداد جیسے عناصر دراصل سول ڈیفنس کے بنیادی اجزاء ہیں(11)۔ اس تحقیق کی اہمیت اس بات میں ہے کہ اس میں شہری دفاع کو محض جدید ریاستی ادارے کے طور پر نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات میں موجود اجتماعی ذمہ داری اور سماجی تحفظ کے اصولوں کے ساتھ جوڑ کر دیکھا گیا ہے۔ تاہم بعض مقامات پر تحقیق زیادہ تر نظریاتی مواد کی جمع آوری تک محدود دکھائی دیتی ہے اور اس میں جدید شہری دفاعی نظام کے عملی ڈھانچے کے ساتھ گہرے تقابلی تجزیے کی مزید گنجائش موجود ہے۔ اس کے باوجود یہ مقالہ اسلامی نقطۂ نظر سے شہری دفاع کے تصور کو سمجھنے میں ایک اہم علمی قدم قرار دیا جا سکتا ہے۔

اسلامی ریاست میں شہری دفاع کا تصور اور معاصرانہ تطبیق کا جائزہ

اسلامی ریاست کے تناظر میں شہری دفاع کے تصور کو سمجھنے کے لیے ایک اور اہم تحقیقی کاوش محقق کی ذاتی کاوش ہے۔ یہ ایم فل سطح کا تحقیقی مقالہ اسلامک ریسرچ سنٹر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں ڈاکٹر رضیہ شبانہ کی نگرانی میں تعلیمی سیشن 2018–2020ء کے دوران تحریر کیا گیا۔ اس تحقیق میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں شہری دفاع کے نظریاتی اصولوں اور ان کی معاصر دور میں عملی تطبیق کا جائزہ لیا گیا ہے۔

ہم نے اس تحقیق میں اسلامی ریاست کے دفاعی نظام کے مختلف پہلوؤں کا تجزیہ کیا ہے اور خاص طور پر ہوائی حملوں جیسے جدید خطرات کے تناظر میں شہری دفاعی اقدامات پر گفتگو کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات میں موجود اجتماعی دفاع، احتیاطی تدابیر اور عوامی سلامتی

کے اصولوں کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ تحقیق میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی ریاستی نظام میں شہری دفاع کا تصور محض جنگی حالات تک محدود نہیں بلکہ امن کے زمانے میں بھی عوامی تحفظ اور سماجی نظم کو برقرار رکھنے سے وابستہ ہے۔(12) اس مقالے کی اہمیت اس پہلو میں مضمر ہے کہ اس میں اسلامی تعلیمات کے نظریاتی اصولوں کو جدید شہری دفاعی نظام کے ساتھ مربوط کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی فکر میں انسانی جان و مال کے تحفظ کا تصور جدید شہری دفاع کے اصولوں کے ساتھ بڑی حد تک ہم آہنگ ہے۔

سیرت النبی کی عصری اور بین الاقوامی اہمیت: اقوام متحدہ کے حقوقِ انسانی کے منشور کے تناظر میں ایک تحقیقی مطالعہ

سید مظفر حسین کا یہ تحقیقی مقالہ ایک جامع علمی تحقیق ہے جو جامعہ کراچی، کلیہ معارف اسلامیہ، شعبہ علوم اسلامیہ سے 2017ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لیے تحریر کیا گیا۔ یہ تحقیق ڈاکٹر زاہد علی زاہدی کی نگرانی میں مکمل ہوئی۔

اس مقالے میں مصنف نے سیرتِ نبوی کے عالمی اور عصری پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے انسانی حقوق کے اسلامی تصور کو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے منشور کے ساتھ تقابلی انداز میں پیش کیا ہے۔ تحقیق میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ سیرتِ نبوی میں انسانی جان کے احترام، مذہبی آزادی اور معاشرتی عدل کے اصول نمایاں طور پر موجود ہیں۔(13) شہری دفاع کے تناظر میں اس تحقیق کی اہمیت اس بات میں ہے کہ انسانی جان اور بنیادی حقوق کے تحفظ کو اسلامی معاشرتی نظام کا بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے، جو جدید شہری دفاعی فلسفے سے ہم آہنگ ہے۔

مواخات و میثاقِ مدینہ کے تناظر میں اصلاحِ معاشرہ: سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

اسلامی معاشرتی نظم اور امن کے قیام کے اصولوں پر زینت رشدی کا تحقیقی مقالہ "مواخات و میثاقِ مدینہ کے تناظر میں اصلاحِ معاشرہ: سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ" ایک اہم علمی تحقیق ہے جو جامعہ کراچی، کلیہ معارف اسلامیہ، شعبہ قرآن و سنت میں جون 2003ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے مکمل کی گئی۔ اس تحقیق کے نگران پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد تھے۔

اس مقالے میں مصنفہ نے مکی اور مدنی دور کے تناظر میں اسلامی معاشرتی نظام کی تشکیل اور امن کے قیام کے اصولوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔ تحقیق میں میثاقِ مدینہ کو ایک ایسا سماجی و سیاسی معاہدہ قرار دیا گیا ہے جس نے مختلف مذاہب اور قبائل کے درمیان باہمی امن اور تعاون کی بنیاد فراہم کی(14)۔ شہری دفاع کے تناظر میں اس تحقیق کی اہمیت اس بات میں ہے کہ اس میں معاشرتی نظم، اجتماعی ذمہ داری اور امن کے قیام کو اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جو جدید شہری دفاعی نظام کے سماجی اور ادارہ جاتی پہلوؤں سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

نفسیاتی جنگ کا اسلامی تصور: اقدامی اور دفاعی حوالے سے تجزیہ

معاصر عسکری مطالعات میں نفسیاتی جنگ (Psychological Warfare) ایک اہم موضوع کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اسی تناظر میں حافظ جمیل احمد کا تحقیقی مقالہ "نفسیاتی جنگ کا اسلامی تصور: اقدامی اور دفاعی حوالے سے تجزیہ" قابلِ ذکر ہے، جو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد میں ایم اے کی ڈگری کے لیے تحریر کیا گیا۔ اس تحقیق میں مصنف نے اسلامی تاریخ اور سیرتِ نبوی کے تناظر میں نفسیاتی حکمت عملی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا ہے۔

مقالہ نگار کے مطابق عہدِ نبوی میں دفاعی حکمت عملی صرف عسکری طاقت تک محدود نہیں تھی بلکہ اس میں نفسیاتی پہلوؤں کو بھی بڑی اہمیت حاصل تھی۔ جنگی حالات میں معلومات کی ترسیل، دشمن کی قوت کے بارے میں حکمتِ عملی اور فوجی نظم و ضبط جیسے عناصر دفاعی حکمتِ عملی کا حصہ تھے۔(15) سیرتِ نبوی کے مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جنگی حکمتِ عملی میں دشمن کے حوصلے کو کمزور کرنا اور اپنی

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

صفوں میں اعتماد پیدا کرنا ایک اہم عنصر تھا۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ جدید دور میں نفسیاتی استحکام اور عوامی اعتماد ہنگامی حالات میں معاشرے کی مزاحمتی صلاحیت (Resilience) کو مضبوط بناتے ہیں، جو شہری دفاعی نظام کا بنیادی مقصد ہے۔

خلفائے راشدین کا نظامِ دفاع

اسلامی ریاست کے ابتدائی دور کے دفاعی نظام کو سمجھنے کے لیے شاہد اکرم کا تحقیقی مقالہ "خلفائے راشدین کا نظام دفاع" اہمیت رکھتا ہے، جو **منہاج یونیورسٹی لاہور** میں ایم اے کی ڈگری کے لیے ڈاکٹر ظہور اللہ اظہری کی نگرانی میں تحریر کیا گیا۔ اس تحقیق میں مصنف نے خلافتِ راشدہ کے دور میں قائم ہونے والے دفاعی نظم کا تاریخی اور تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے۔

مقالہ نگار کے مطابق خلافتِ راشدہ کے دور میں دفاعی نظام محض فوجی قوت تک محدود نہیں تھا بلکہ اس میں ریاستی نظم، سرحدی تحفظ اور شہری آبادی کی سلامتی کو بھی بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ حضرت عمرؓ کے دور میں فوجی نظم، سرحدی نگرانی اور دفاعی انتظامات کو باقاعدہ ادارہ جاتی شکل دی گئی جس نے اسلامی ریاست کے استحکام میں اہم کردار ادا کیا۔(16) شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست کے ابتدائی دور میں بھی دفاعی انتظامات کا مقصد صرف عسکری کامیابی نہیں بلکہ معاشرتی استحکام اور شہری تحفظ کو یقینی بنانا تھا۔

اسلامی مملکت کا دفاع اور اس کے جدید ذرائع

جدید دفاعی تقاضوں کے تناظر میں ریحانہ خلیل کا تحقیقی مقالہ "اسلامی مملکت کا دفاع اور اس کے جدید ذرائع" ایک اہم علمی مطالعہ ہے جو یونیورسٹی آف پنجاب لاہور میں ایم اے کی ڈگری کے لیے ممتاز احمد سالک کی نگرانی میں تحریر کیا گیا۔ اس تحقیق میں مصنفہ نے اسلامی دفاعی اصولوں کو جدید عسکری ٹیکنالوجی اور ریاستی دفاعی نظام کے ساتھ مربوط کرنے کی کوشش کی ہے۔

تحقیق میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام میں دفاع کا تصور صرف جنگی کارروائی تک محدود نہیں بلکہ اس میں معاشرے کے اجتماعی تحفظ اور ریاستی استحکام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ جدید دور میں دفاعی ذرائع اور ٹیکنالوجی میں ہونے والی ترقی نے دفاعی نظام کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے، جس کے باعث ریاستی سطح پر منظم دفاعی منصوبہ بندی ناگزیر ہو گئی ہے۔(17) شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ اس میں دفاعی نظام کے جدید وسائل کو انسانی جان اور قومی اثاثوں کے تحفظ کے ساتھ جوڑ کر دیکھا گیا ہے۔

اسلام کا نظریہ قوت و دفاع: قرآن و حدیث کی روشنی میں

اسلامی دفاعی نظریات پر محمد عامر محمود کا تحقیقی مقالہ "اسلام کا نظریہ قوت و دفاع: قرآن و حدیث کی روشنی میں" ایک اہم مطالعہ ہے جو بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں ایم اے کی ڈگری کے لیے ڈاکٹر محمود سلطان کھوکھر کی نگرانی میں تحریر کیا گیا۔ اس تحقیق میں مصنف نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلامی دفاعی نظریات کو بیان کیا ہے۔

مقالہ نگار کے مطابق اسلامی تعلیمات میں قوت اور دفاع کا تصور ظلم کے خاتمے اور امن کے قیام کے لیے اختیار کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:﴿وَأَعِدّوا لَهُم مَّا استَطَعتُم مِن قُوَّةٍ﴾(18) یعنی دشمن کے مقابلے کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق قوت تیار رکھو۔ اس تحقیق میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی دفاعی نظریات کا مقصد محض عسکری طاقت کا اظہار نہیں بلکہ معاشرتی امن اور انسانی جان کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے(19)۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ اصول اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ دفاعی تیاری دراصل انسانی جان و مال کے تحفظ کا ایک ذریعہ ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

تحفظِ جان بحیثیت مقصدِ شریعت: تجزیاتی مطالعہ

اسلامی فقہ میں انسانی جان کے تحفظ کے اصول پر عابدہ پروین کا تحقیقی مقالہ "تحفظِ جان بحیثیت مقصدِ شریعت: تجزیاتی مطالعہ" ایک اہم علمی کاوش ہے جو میرپور یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں ایم فل کی ڈگری کے لیے اصغر علی خان کی نگرانی میں تحریر کیا گیا۔ اس تحقیق میں مصنفہ نے مقاصدِ شریعت کے تناظر میں انسانی جان کے تحفظ کے اصول کو واضح کیا ہے۔

تحقیق میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسلامی شریعت کے بنیادی مقاصد میں انسانی جان کا تحفظ مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی اصول کی بنیاد پر اسلامی قانون میں ایسے تمام اقدامات کی اجازت دی گئی ہے جو انسانی جان اور معاشرتی امن کو محفوظ رکھنے میں معاون ہوں(20)۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ اس میں انسانی جان کے تحفظ کو شریعت کا بنیادی مقصد قرار دیا گیا ہے، جو شہری دفاع کے نظریاتی اور اخلاقی جواز کو مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔

ریاستی اصولِ دفاع سیرتِ نبویہ کی روشنی میں: مواساتِ نبوی ماڈل کا مطالعہ اور عصرِ حاضر میں اس کی معنویت

احسان الحق کا تحقیقی مقالہ "ریاستی اصولِ دفاع سیرتِ نبویہ کی روشنی میں: مواساتِ نبوی ماڈل کا مطالعہ اور عصرِ حاضر میں اس کی معنویت" یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور میں ایم اے کی ڈگری کے لیے ساجد اقبال شیخ کی نگرانی میں تحریر کیا گیا۔ عنوان ہی سے واضح ہے کہ اس تحقیق کا مرکزی زور صرف عسکری دفاع پر نہیں بلکہ اس دفاعی نظم کے اُس سماجی و اخلاقی پہلو پر ہے جسے سیرتِ نبوی میں "مواسات" اور اجتماعی کفالت کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے۔(21) اس نوعیت کی تحقیق شہری دفاع کے لیے اس لحاظ سے اہم ہے کہ جدید Civil Defence محض ہتھیاری یا تکنیکی تیاری نہیں بلکہ سماجی یکجہتی، اجتماعی تعاون، بحران میں باہمی سہارے، اور کمزور طبقات کے تحفظ کا بھی تقاضا کرتا ہے۔ اگر اس مقالے میں مواساتِ نبوی کو ریاستی دفاع کے ساتھ جوڑا گیا ہے تو یہ دراصل ایک اہم علمی زاویہ ہے، کیونکہ اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ دفاعی نظام کا ایک رخ معاشرتی لچک (social resilience) بھی ہے۔ شہری دفاع کے معاصر مباحث میں یہی نکتہ نہایت اہم ہے کہ کسی ریاست کا تحفظ صرف سرحدی دفاع سے نہیں بلکہ داخلی سماجی استحکام سے بھی وابستہ ہوتا ہے۔

اسلام کا نظامِ دفاع

ظہور حسین کا تحقیقی مقالہ "اسلام کا نظامِ دفاع" منہاج یونیورسٹی لاہور میں ایم اے کی ڈگری کے لیے ڈاکٹر وحید احمد کی نگرانی میں مکمل کیا گیا۔ اس عنوان سے اندازہ ہوتا ہے کہ مقالہ نگار نے اسلامی تعلیمات میں دفاع کے بنیادی اصول، اس کے جواز، اس کے اخلاقی حدود، اور اس کے اجتماعی تقاضوں کو منظم انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہوگی۔ اس نوعیت کی تحقیقات کی اہمیت یہ ہے کہ یہ اسلامی دفاعی فکر کو محض جہاد یا قتال کے جزوی دائرے میں محدود نہیں رکھتیں بلکہ اسے ریاست، معاشرہ، نظم و امن، اور اجتماعی سلامتی کے ہمہ گیر تصور کے طور پر سامنے لاتی ہیں۔(22) شہری دفاع کے تناظر میں ایسے مقالے اس لیے اہم ہیں کہ یہ واضح کرتے ہیں کہ دفاع کا اسلامی تصور صرف فوجی محاذ تک محدود نہیں بلکہ اس میں جان، مال، آبادی، اداروں اور اجتماعی نظم کے تحفظ کی جہات بھی شامل ہیں۔ اگر یہ تحقیق اسلامی دفاعی فکر کو ایک منظم "نظام" کے طور پر پیش کرتی ہے تو اس سے شہری دفاع کے اسلامی جواز اور اس کی نظریاتی بنیاد کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

دفاعی حکمتِ عملی کے جدید تقاضے اور اسلام

صاعقہ عارف کا تحقیقی مقالہ "دفاعی حکمتِ عملی کے جدید تقاضے اور اسلام" یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور میں ایم اے کی ڈگری کے لیے ڈاکٹر حافظ محمود اختر کی نگرانی میں مکمل کیا گیا۔ اس عنوان سے واضح ہوتا ہے کہ تحقیق کا دائرہ روایتی جنگی مباحث سے آگے بڑھ کر جدید دور

کے دفاعی چیلنجز، ٹیکنالوجی، بدلتے ہوئے عسکری تصورات، اور اسلامی تعلیمات کے تقابلی مطالعے تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ زاویہ شہری دفاع کے لیے نہایت اہم ہے، کیونکہ جدید دفاعی حکمتِ عملی میں فضائی حملے، نفسیاتی جنگ، میڈیا، سائبر خطرات، دہشت گردی، اور شہری انفراسٹرکچر کی حفاظت جیسے عناصر شامل ہو چکے ہیں۔ اگر یہ مقالہ اسلام اور جدید دفاعی ضروریات کے درمیان تطبیق پیدا کرتا ہے تو یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اسلامی دفاعی فکر جامد نہیں بلکہ حالات اور وسائل کے مطابق اپنے اصولی فریم ورک کے اندر ارتقائی صلاحیت رکھتی ہے۔(23) شہری دفاع کے باب میں یہ نکتہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے کہ جدید وسائل کے استعمال اور اسلامی اخلاقی حدود کے مابین ایک متوازن نسبت قائم کی جائے۔

عصرِ حاضر میں دفاعِ وطن کے تقاضے: عہدِ نبوی کے تناظر میں

ظل حسین کا ایم اے سطح کا تحقیقی یہ مقالہ منہاج یونیورسٹی لاہور میں ڈاکٹر محمد زاہد یوسف کی نگرانی میں مکمل کیا گیا۔ اس عنوان کی معنویت یہ ہے کہ اس میں دفاعِ وطن کے موجودہ ریاستی تقاضوں کو سیرتِ نبوی کے عملی نمونوں کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ موضوع شہری دفاع کے لیے اس وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے کہ دفاعِ وطن کی جدید تعبیر میں صرف فوجی محاذ نہیں بلکہ داخلی سلامتی، شہری نظم، عوامی تیاری، اور ریاستی اداروں کی ہم آہنگی بھی شامل ہے۔ اگر یہ مقالہ عہدِ نبوی کے تناظر میں معاصر دفاعی تقاضوں کو پرکھتا ہے تو اس سے شہری دفاعی پالیسی کے لیے ایک اسلامی تاریخی و فکری بنیاد فراہم ہوتی ہے۔ ایسی تحقیق یہ واضح کرنے میں مدد دیتی ہے کہ سیرتِ نبوی میں دفاعی تیاری، نظم، مشاورت، اور شہری آبادی کے تحفظ کے جو اصول ملتے ہیں، وہ آج بھی ریاستی پالیسی اور شہری دفاعی نظام کے لیے رہنما بن سکتے ہیں۔(24)

دورانِ جنگ انسانی حقوق کا تحفظ

ملکہ صبا کا ایم فل مقالہ "دورانِ جنگ انسانی حقوق کا تحفظ" منہاج یونیورسٹی لاہور میں ڈاکٹر ظہور اللہ اظہری کی نگرانی میں مکمل کیا گیا۔ یہ عنوان براہِ راست ہمارے موضوع کے ایک مرکزی جز سے متعلق ہے، کیونکہ شہری دفاع اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت کے باہمی تعلق کو سمجھنے کے لیے جنگی حالات میں انسانی حقوق کے تحفظ کا سوال بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ تحقیق جنگی قانون، اسلامی تعلیمات، اور معاصر انسانی حقوق اصولوں کے تقابلی جائزے پر مبنی ہے۔(25) شہری دفاع کے تناظر میں اس تحقیق کی قدر اس لیے زیادہ ہے کہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد بھی حالتِ جنگ میں غیر جنگجو آبادی کے حقوق، جان، مال، رہائش، صحت، اور بنیادی خدمات کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ اگر یہ مقالہ جنگ کے دوران انسانی حقوق کے تحفظ کے قانونی و اخلاقی اصولوں کو واضح کرتا تو یہ شہری دفاع کے فکری فریم ورک کو مضبوط بنانے میں براہِ راست مددگار ہوتا۔

نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی میں حقوقِ انسانی کا تحفظ

محمد عمران تبسم کا ایم فل مقالہ "نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی میں حقوقِ انسانی کا تحفظ" دی یونیورسٹی آف لاہور میں ڈاکٹر حافظ انس نضر کی نگرانی میں مکمل کیا گیا۔ اگرچہ اس تحقیق کا مرکزی دائرہ مکی دور اور حقوقِ انسانی ہے، تاہم اس کی افادیت شہری دفاع کے اخلاقی اور نظریاتی حصے میں نمایاں ہو سکتی ہے۔ مکی دور میں مسلمانوں کو ریاستی اقتدار حاصل نہ تھا، اس کے باوجود سیرتِ نبوی میں انسانی وقار، ظلم کے خلاف موقف، کمزوروں کے حقوق، اور اجتماعی صبر و استقامت جیسے اصول واضح ملتے ہیں۔(26) شہری دفاع کے ساتھ اس تحقیق کا ربط اس سطح پر قائم ہوتا ہے کہ شہری دفاع صرف ایک انتظامی یا عسکری ڈھانچہ نہیں بلکہ انسانی حقوق اور جان کے احترام کی ایک عملی توسیع بھی ہے۔ اگر مکی دور میں حقوق کے تحفظ کو دینی اصول کے طور پر نمایاں کیا گیا ہے تو مدنی دور میں اسی اصول کی ادارہ جاتی شکل شہری دفاع اور ریاستی تحفظ کے نظم میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اسلام میں قدرتی آفات سے تحفظ کے تصور اور ICRC / عالمی ادارہ تحفظ کی خدمات کا تقابلی مطالعہ

سیما شفیع کا ایم فل مقالہ ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ میں قاری محمد فیاض کی نگرانی میں تحریر کیا گیا۔ یہ عنوان ہمارے موضوع سے قدرے مربوط ہے کیونکہ اس میں اسلامی تعلیمات میں آفات سے تحفظ کے تصور اور عالمی انسانی اداروں کی خدمات کے تقابلی جائزے کی کوشش کی گئی ہے۔(27) اس نوعیت کی تحقیق شہری دفاع کے لیے اس لحاظ سے نہایت اہم ہے کہ قدرتی آفات، امدادی سرگرمیوں، انسانی خدمت، اور بحالی کے مراحل کو اسلامی نقطۂ نظر اور بین الاقوامی انسانی اداروں کے عمل کے ساتھ ملا کر دیکھا جا رہا ہے۔ شہری دفاع کے دائرے میں یہی وہ مقام ہے جہاں اسلامی اخلاقیات، مقاصدِ شریعت، اور بین الاقوامی انسانی قانون ایک دوسرے سے مکالمہ کرتے ہیں۔ اگر یہ تحقیق تقابلی سطح پر اسلامی اور بین الاقوامی ماڈلز کی مماثلت اور امتیاز کو واضح کرتی تو یہ ایک نہایت کارآمد حوالہ ثابت ہوتی۔

تحفظِ جان: اسلامی تعلیمات کے تناظر میں

محمد ذاکر کا ایم فل مقالہ "تحفظِ جان: اسلامی تعلیمات کے تناظر میں" نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (نمل) اسلام آباد میں نور حیات خان کی نگرانی میں مکمل کیا گیا۔(28) یہ موضوع شہری دفاع کے اخلاقی، فقہی اور انسانی بنیادوں سے نہایت قریبی تعلق رکھتا ہے، کیونکہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد ہی انسانی جان کو محفوظ رکھنا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں "حفظ النفس" مقاصدِ شریعت کے بنیادی ارکان میں شمار ہوتا ہے، لہٰذا ایسی تحقیق شہری دفاع کے دینی جواز کو نہایت مضبوط انداز میں پیش کر سکتی ہے۔ اگر یہ مقالہ انسانی جان کے تحفظ کو قرآنی، حدیثی اور فقہی تناظر میں بیان کرتا تو یہ کام بہت اہم ہوتا، کیونکہ اس سے شہری دفاع کو محض جدید انتظامی ڈھانچہ نہیں بلکہ دینی تقاضا ثابت کرنے میں مدد ملتی۔

عصرِ حاضر میں دفاعِ وطن کے تقاضے: عہدِ نبوی کے تناظر میں

ظلِ حسین کا یہ تحقیقی مقالہ منہاج یونیورسٹی لاہور میں ایم اے کی سطح پر ڈاکٹر محمد زاہد یوسف کی نگرانی میں مکمل ہوا۔ دستیاب تحقیقی اشاریہ میں اس کے عنوان، مصنف، نگران اور ادارے کی تصدیق ملتی ہے، اگرچہ مکمل متن اس وقت دستیاب نہیں۔

اس مقالے کے عنوان کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ دفاعِ وطن جیسے جدید ریاستی تصور کو عہدِ نبوی کے اصولوں کے ساتھ جوڑتا ہے۔ اس زاویے سے دفاع صرف سرحدی یا عسکری سرگرمی نہیں رہتا بلکہ داخلی نظم، اجتماعی تیاری، خطرات کے مقابل حکیمانہ حکمتِ عملی، اور انسانی جان و مال کے تحفظ تک پھیل جاتا ہے(29)۔ شہری دفاع کے نقطۂ نظر سے یہ تحقیق نہایت اہم ہے، کیونکہ سیرتِ نبوی میں دفاعی تدابیر محض جنگی کارروائی تک محدود نہیں تھیں بلکہ ان میں معاشرتی نظم، شہری سلامتی، معلوماتی تیاری اور اجتماعی تحفظ کے عناصر بھی شامل تھے۔ اس لیے یہ مقالہ جدید شہری دفاع کے اسلامی جواز اور اس کی نبوی بنیادوں کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

خصوصی افراد کی بحالی اور ان کے حقوق کے تعین و تحفظ سے متعلق فقہِ ادیانِ عالم اور جدید قوانین کا تقابلی جائزہ

حافظ حبیب الرحمٰن کا یہ پی ایچ ڈی مقالہ یونیورسٹی آف پشاور کے شعبۂ اسلامیات میں ڈاکٹر مشتاق احمد کی نگرانی میں مکمل ہوا۔ دستیاب اشاریہ کے مطابق یہ مقالہ تقابلی مذہبی و قانونی تناظر میں خصوصی افراد کے حقوق اور بحالی کے سوال کا جائزہ لیتا ہے۔

اگرچہ یہ تحقیق براہِ راست شہری دفاع کے موضوع پر نہیں، تاہم اس کا ربط نہایت اہم ہے، کیونکہ شہری دفاع کا ایک بنیادی مقصد کمزور، معذور، بیمار، ضعیف اور خصوصی احتیاج رکھنے والے افراد کو ہنگامی حالات میں زیادہ مؤثر تحفظ فراہم کرنا ہے۔ آفات، جنگ یا داخلی بحران کے دوران یہی طبقات سب سے پہلے غیر محفوظ ہوتے ہیں۔ اس لیے خصوصی افراد کے حقوق، بحالی اور تحفظ سے متعلق فقہی و قانونی اصول شہری دفاعی پالیسی کی اخلاقی و عملی سمت متعین کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ پی ایچ ڈی سطح کی یہ تحقیق شہری دفاع کے انسانی اور شمولیتی پہلو کو مضبوط کرنے

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

کے لیے نہایت مفید ماخذ بن سکتی ہے، کیونکہ یہ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ تحفظ کا معیار اسی وقت مکمل سمجھا جائے گا جب کمزور ترین طبقات کی سلامتی بھی اس میں شامل ہو۔(30)

ماحول اور وسائلِ قدرت کا تحفظ: ماحولیاتی بحران، اسباب، اثرات اور سدباب کا اسلامی تعلیمات اور سامی مذاہب کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

عبدالرحمان کا پی ایچ ڈی لیول کا یہ مقالہ ہمارے موضوع کے لیے بالواسطہ مگر نہایت اہم ماخذ ہے۔ یہ تحقیق یونیورسٹی آف ملاکنڈ میں ڈاکٹر جانس خان کی نگرانی میں مکمل ہوئی۔ اس عنوان کی آن لائن تصدیق مجھے اس وقت نہیں مل سکی، اس لیے اس کے تبصرے کو انہی معلومات کی حد تک ہی رکھا گیا ہے۔

تاہم اس تحقیق کی معنویت یہ ہے کہ شہری دفاع کو صرف جنگی حملوں یا حادثات تک محدود نہیں سمجھا جا سکتا؛ جدید تناظر میں ماحولیاتی بحران، قدرتی وسائل کا زیاں، موسمیاتی بگاڑ اور ماحولیاتی عدم توازن بھی انسانی سلامتی کے بڑے خطرات میں شامل ہیں۔(31) اگر یہ مقالہ ماحولیاتی بحران کو اسلامی تعلیمات اور سامی مذاہب کی روشنی میں پرکھتا ہے، تو یہ شہری دفاع کے "پیشگی تحفظ" والے پہلو کو مضبوط کرتا ہے۔ ماحول اور وسائل کے تحفظ کے بغیر نہ آفات میں کمی ممکن ہے، نہ انسانی زندگی اور معاشرتی استحکام کا تحفظ۔ اس لیے یہ تحقیق شہری دفاع کے ماحولیاتی اور پائیدار سلامتی والے باب میں اہم اضافہ قرار دی جا سکتی تھی۔

ٹریفک حادثات اور جان و مال کا تحفظ: شرعی اور پاکستانی قوانین کے تناظر میں

عامر محمود کا ایم فل مقالہ ہائی ٹیک یونیورسٹی، ٹیکسلا کینٹ میں تحریر ہوا۔ دستیاب اشاریہ کے مطابق یہ مقالہ ایم فل سطح کا ہے، ادارہ HITEC University TaxilaCantt ہے۔(32)

یہ تحقیق شہری دفاع کے عملی اور روزمرہ پہلو سے نہایت قریبی تعلق رکھتی ہے، کیونکہ شہری دفاع صرف جنگ یا بڑی آفات کے مواقع تک محدود نہیں، بلکہ جان و مال کے تحفظ سے متعلق روزمرہ خطرات، بالخصوص ٹریفک حادثات، بھی اسی دائرے میں آتے ہیں۔ اگر یہ مقالہ شرعی اور پاکستانی قانونی تناظر میں حادثات، ذمہ داری، احتیاط اور نقصان کے ازالے پر بحث کرتا ہے تو یہ شہری سلامتی کے اس حصے کو مضبوط کرتا ہے جو پیشگی نظم، عوامی شعور، قانونی ذمہ داری اور فوری امدادی ردِّعمل سے جڑا ہوا ہے۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں ٹریفک حادثات انسانی جان کے لیے ایک مسلسل خطرہ ہیں، ایسی تحقیق شہری دفاع کی توسیع شدہ تعبیر میں شامل کی جانی چاہیے۔

تحفظِ جان بحیثیت مقصدِ شریعت: تجزیاتی مطالعہ

عابدہ پروین کا تحقیقی مقالہ "تحفظِ جان بحیثیت مقصدِ شریعت: تجزیاتی مطالعہ" میرپور یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (MUST) میں ایم فل کی ڈگری کے لیے اصغر علی خان کی نگرانی میں تحریر کیا گیا۔ اس تحقیق میں مقاصدِ شریعت کے بنیادی اصول حفظِ نفس (Protection of Life) کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے قرآن و سنت اور فقہی مباحث کی روشنی میں انسانی جان کے تقدس اور اس کے تحفظ کی شرعی بنیادوں کو واضح کیا گیا ہے۔

مصنفہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اسلامی شریعت میں انسانی جان کا تحفظ محض انفرادی فریضہ نہیں بلکہ اجتماعی اور ریاستی ذمہ داری بھی ہے۔ اس اصول کے تحت قتل، فساد اور انسانی جان کو خطرے میں ڈالنے والے تمام عوامل کی مذمت کی گئی ہے اور معاشرے کو ایسی حکمتِ عملی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے جو انسانی زندگی کو محفوظ بنائے(33)۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق نہایت اہم ہے کیونکہ شہری دفاع کا

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

بنیادی مقصد بھی انسانی جانوں کو خطرات، آفات اور جنگی حالات سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس لحاظ سے یہ مقالہ شہری دفاع کو اسلامی مقاصدِ شریعت کے ایک عملی مظہر کے طور پر سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

السیر الکبیر کا علمی و تحقیقی جائزہ

محمد زکریا مرتضی کا تحقیقی مقالہ "حالتِ جنگ میں اسلام کے ضابطۂ امن و ضمانتِ تحفظ" سے متعلق امام محمد حسن الشیبانی کی "السیر الکبیر" کا علمی و تحقیقی جائزہ قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیرہ اسماعیل خان میں ایم فل کی ڈگری کے لیے مشتاق احمد کی نگرانی میں مکمل کیا گیا۔

اس تحقیق میں امام محمد حسن الشیبانی کی مشہور تصنیف "السیر الکبیر" کا جائزہ لیتے ہوئے اسلامی قانونِ جنگ اور بین الاقوامی تعلقات کے اصولوں کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں جنگی اخلاقیات، غیر جنگجو افراد کے تحفظ اور بین الاقوامی معاہدات کے اصولوں پر تفصیلی بحث موجود ہے(34)۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ یہ اسلامی قانون میں شہری آبادی کے تحفظ اور جنگی اخلاقیات کے واضح اصولوں کو اجاگر کرتی ہے۔

پاکستان میں شہریوں کے آئینی حقوق: قرآن و سنت اور آئین پاکستان کی روشنی میں

پرویز حیدر کا تحقیقی مقالہ "پاکستان میں شہریوں کے آئینی حقوق: قرآن و سنت اور آئینِ پاکستان کی روشنی میں" جامعہ کراچی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لیے ڈاکٹر عبید احمد خان کی نگرانی میں تحریر کیا گیا۔ اس تحقیق میں اسلامی تعلیمات اور آئینِ پاکستان کے تقابلی تناظر میں شہریوں کے بنیادی حقوق کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مصنف نے واضح کیا ہے کہ اسلامی شریعت میں انسانی وقار، آزادی، جان و مال کے تحفظ اور سماجی انصاف کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، اور یہی اصول آئینِ پاکستان میں بھی مختلف صورتوں میں شامل کیے گئے ہیں۔(35) شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد شہری آبادی کے جان و مال اور بنیادی حقوق کا تحفظ ہے۔ اس تحقیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات اور آئینی قوانین دونوں شہریوں کے تحفظ اور سلامتی کے لیے ایک مشترکہ فکری بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

بزرگ شہریوں کے حقوق کا مغربی تصور: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

صفیہ بی بی کا تحقیقی مقالہ "بزرگ شہریوں کے حقوق کا مغربی تصور: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں" انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان میں ایم فل کی ڈگری کے لیے سید افتخار علی گیلانی کی نگرانی میں مکمل کیا گیا۔ اس تحقیق میں مغربی معاشروں میں بزرگ افراد کے حقوق کے تصور کا جائزہ لیتے ہوئے اسے اسلامی تعلیمات کے تناظر میں پرکھا گیا ہے۔

مصنفہ نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ اسلامی معاشرتی نظام میں بزرگ افراد کے احترام، کفالت اور سماجی تحفظ کو خاص اہمیت حاصل ہے(36)۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ ہنگامی حالات، جنگ یا قدرتی آفات کے دوران بزرگ افراد سب سے زیادہ متاثر ہونے والے طبقات میں شامل ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کے تحفظ کے لیے خصوصی انتظامات شہری دفاعی نظام کا لازمی حصہ ہیں۔

بزرگ شہریوں کے حقوق: مغربی و اسلامی روایات کا تقابلی مطالعہ

اقرا افضال کا تحقیقی مقالہ "بزرگ شہریوں کے حقوق: مغربی و اسلامی روایات کا تقابلی مطالعہ" لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور میں بی ایس کی ڈگری کے لیے نصرت جبین کی نگرانی میں تحریر کیا گیا۔ اس تحقیق میں اسلامی اور مغربی معاشروں میں بزرگ افراد کے حقوق کے تصور کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

تحقیق سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں بزرگ افراد کے احترام اور ان کی کفالت کو اخلاقی اور مذہبی ذمہ داری کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جبکہ مغربی معاشروں میں اس معاملے کو زیادہ تر قانونی اور سماجی خدمات کے نظام کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے(37)۔ شہری دفاع کے تناظر میں اس تحقیق کی اہمیت اس لیے ہے کہ آفات اور ہنگامی حالات میں بزرگ افراد کے تحفظ کے لیے خصوصی حکمت عملی کی ضرورت ہوتی ہے۔

پاکستانی آئین اور قانون میں غیر مسلم شہریوں کے حقوق و فرائض: معاہداتِ نبوی کی روشنی میں

صابر اللہ کا تحقیقی مقالہ "پاکستانی آئین اور قانون میں غیر مسلم شہریوں کے حقوق و فرائض: معاہداتِ نبوی کی روشنی میں" نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے ڈاکٹر نور حیات خان کی نگرانی میں مکمل کیا گیا۔ اس تحقیق میں اسلامی تاریخ خصوصاً معاہداتِ نبوی کی روشنی میں غیر مسلم شہریوں کے حقوق کا جائزہ لیا گیا ہے اور انہیں پاکستان کے آئینی نظام کے ساتھ تقابلی طور پر پیش کیا گیا ہے۔(38)

مصنف نے یہ واضح کیا ہے کہ اسلامی ریاستی نظام میں غیر مسلم شہریوں کے جان، مال اور مذہبی آزادی کے تحفظ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ شہری دفاع کا نظام بلا امتیاز تمام شہریوں کے تحفظ کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔ اس تحقیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں بھی شہری سلامتی کے اصول مذہبی امتیاز سے بالاتر ہیں۔

بنیادی شہری حقوق قرآن کی نظر میں

سحر ش افتاب کا تحقیقی مقالہ "بنیادی شہری حقوق قرآن کی نظر میں" نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد میں ایم اے کی ڈگری کے لیے نور حیات خان کی نگرانی میں لکھا گیا۔ اس تحقیق میں قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں انسانی حقوق اور شہری آزادیوں کے بنیادی اصولوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مصنفہ نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ قرآن کریم انسانی زندگی، آزادی، عدل اور مساوات کے اصولوں کو بنیادی حیثیت دیتا ہے۔(39) شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ شہریوں کے جان و مال اور بنیادی حقوق کا تحفظ کسی بھی ریاستی دفاعی نظام کی بنیاد ہوتا ہے۔

صلح حدیبیہ اور رسول اکرم ﷺ کی عسکری و سیاسی حکمت عملی

محمد طیب خان کا تحقیقی مقالہ "رسول اکرم ﷺ کی عسکری اور سیاسی زندگی میں صلح حدیبیہ کا کردار اور عصر حاضر میں اس کی ضرورت و اہمیت" فیڈرل اردو یونیورسٹی آف آرٹس، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اسلام آباد میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے ڈاکٹر حافظ محمد ثانی کی نگرانی میں مکمل کیا گیا۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

اس تحقیق میں صلح حدیبیہ کے تاریخی پس منظر، سیاسی حکمت عملی اور اس کے نتائج کا تفصیلی تجزیہ کیا گیا ہے۔ مصنف نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ یہ معاہدہ بظاہر وقتی مصالحت تھا مگر اس کے نتیجے میں امن، استحکام اور دعوتِ اسلام کے فروغ کے لیے وسیع مواقع پیدا ہوئے(40)۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ دفاعی حکمت عملی ہمیشہ عسکری قوت تک محدود نہیں ہوتی بلکہ سفارتی تدابیر، امن معاہدات اور تنازعات کے پرامن حل بھی دفاعی حکمت عملی کا حصہ ہوتے ہیں۔

تحفظِ مال کا اسلامی تصور

محمد عثمان مقبول کا تحقیقی مقالہ "تحفظِ مال کا اسلامی تصور" گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں بی اے آنرز سطح پر حافظ محمد نعیم کی نگرانی میں تحریر کیا گیا۔ اس تحقیق میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مال کے تحفظ، امانت اور معاشی حقوق کے اصولوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔(41)

شہری دفاع کے تناظر میں مال کے تحفظ کی اہمیت اس لیے بڑھ جاتی ہے کہ آفات اور جنگی حالات میں معاشی وسائل اور املاک کا تحفظ معاشرتی استحکام کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ تحقیق شہری دفاع کے معاشی پہلو کو اسلامی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

تحفظِ مال کے اسلامی اور مغربی تصور کا تقابلی مطالعہ

محمد عثمان محبوب کا تحقیقی مقالہ "تحفظِ مال کے اسلامی اور مغربی تصور کا تقابلی مطالعہ" لاہور گیریژن یونیورسٹی لاہور میں ایم فل کی ڈگری کے لیے محمد وارث علی کی نگرانی میں مکمل کیا گیا۔ اس تحقیق میں اسلامی اور مغربی قانونی نظاموں میں املاک کے تحفظ کے اصولوں کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مصنف نے یہ واضح کیا ہے کہ اسلامی نظام میں مال کے تحفظ کو ایک اخلاقی اور سماجی ذمہ داری کے طور پر دیکھا جاتا ہے جبکہ مغربی قانونی نظام اسے زیادہ تر قانونی اور معاشی زاویے سے بیان کرتا ہے۔(42) شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ آفات اور جنگی حالات میں املاک اور وسائل کے تحفظ کے لیے دونوں نظاموں کے اصولوں کا تقابلی مطالعہ مؤثر حکمت عملی بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔

قرآنِ کریم کی روشنی میں تحفظِ اموال

"قرآنِ کریم کی روشنی میں تحفظِ اموال" کے عنوان سے ایم اے سطح کا تحقیقی مقالہ، انجمن آرا نے یونیورسٹی آف پشاور میں ارشاد احمد کی نگرانی میں تحریر کیا۔(43)

یہ موضوع شہری دفاع کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یعنی "تحفظِ مال" سے براہِ راست متعلق ہے۔ شہری دفاع کا مقصد صرف انسانی جان کو بچانا نہیں بلکہ املاک، رہائش، ضروری اشیاء، بنیادی ڈھانچے اور معاشی وسائل کو بھی ممکنہ خطرات سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ مقالہ قرآنِ کریم کی روشنی میں مال کے تحفظ، امانت، عدل، ضرر سے بچاؤ اور اجتماعی ذمہ داری کے اصولوں کا جائزہ لیتا ہے، تو یہ شہری دفاع کے اقتصادی اور تمدنی پہلو کو اسلامی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ خصوصاً جنگ، آفات اور حادثات کے بعد بحالیِ زندگی میں مالی تحفظ، اثاثوں کی بقا اور املاک کے احترام کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ تحقیق "حفظِ نفس" کے ساتھ "حفظِ مال" کو بھی شہری دفاع کی شرعی و اخلاقی بنیاد کے طور پر نمایاں کرنے کے لئے اہم ہے۔

عہدِ رسالت میں شہری تنظیم سازی کا تجزیاتی مطالعہ

عماد الدین احمد کا ایم فل مقالہ "عہدِ رسالت میں شہری تنظیم سازی کا تجزیاتی مطالعہ" یونیورسٹی آف کراچی میں مفتی عمران الحق کی نگرانی میں تحریر کیا گیا۔ یہ عنوان شہری دفاع کے ادارہ جاتی اور سماجی پہلو سے خاص ربط رکھتا ہے، کیونکہ شہری دفاع ایک تنظیمی، سماجی اور انتظامی

نظام کا نام ہے۔ اس تحقیق میں عہدِ رسالت کی شہری تنظیم سازی، نظمِ مدینہ، اجتماعی ڈھانچے، اور معاشرتی ہم آہنگی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست کے ابتدائی نمونے میں شہری زندگی کو منظم کرنے اور مشترکہ ذمہ داریوں کو متعین کرنے کا ایک واضح نظام موجود تھا۔ یہی پہلو جدید شہری دفاع کے ادارہ جاتی ڈھانچے کو اسلامی پس منظر فراہم کرتا ہے۔(44)

تحقیقی مقالات کا مجموعی تجزیہ

معاصر اردو تحقیقی مقالات کا مجموعی تجزیہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ شہری دفاع کو بنیادی طور پر ایک ایسے اجتماعی نظام کے طور پر سمجھا جاتا ہے جس کا مقصد ہنگامی حالات میں شہری آبادی کے تحفظ اور معاشرتی نظم کے استحکام کو یقینی بنانا ہے۔ ان تحریروں میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بحران کے دوران مؤثر ردِ عمل کے لیے پیشگی تیاری اور عوامی آگاہی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ اس تناظر میں شہری دفاع کو محض ایک سرکاری انتظامی ڈھانچے کے بجائے ایک ایسے سماجی نظام کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جس میں ریاستی اداروں اور عوام دونوں کی مشترکہ ذمہ داری شامل ہوتی ہے۔

ان مقالات میں ایک نمایاں رجحان یہ بھی ہے کہ شہری دفاع کی کامیابی کا انحصار صرف ہنگامی کارروائیوں پر نہیں بلکہ اس سے قبل کی تیاری اور سماجی نظم پر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ عوامی تربیت، رضاکارانہ خدمات اور مقامی سطح پر منظم تعاون کو شہری تحفظ کے اہم عناصر قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح مختلف اداروں کے درمیان باہمی رابطہ اور ہم آہنگی کو بھی اس نظام کی مؤثریت کے لیے ناگزیر سمجھا گیا ہے۔

اگر اس تصور کو فقہُ السیرۃ کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ میں بھی دفاعی تدابیر اجتماعی نظم اور انسانی جان کے تحفظ کے اصولوں کے ساتھ مربوط نظر آتی ہیں۔ مدینہ منورہ میں دفاعی انتظامات اور اجتماعی منصوبہ بندی کے واقعات اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ دفاعی حکمتِ عملی میں پیشگی تدبیر، باہمی تعاون اور منظم قیادت کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔

اس طرح معاصر اردو مقالات میں بیان کیے گئے شہری دفاع کے عملی تصورات کو ایک وسیع فکری تناظر میں دیکھا جائے تو وہ ایک ایسے نظام کی تصویر پیش کرتے ہیں جس میں پیشگی تیاری، عوامی شرکت اور منظم ادارہ جاتی نظم کے ذریعے معاشرے کو ہنگامی حالات کے مقابل زیادہ محفوظ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ فقہُ السیرۃ کا زاویہ اس تصور کو ایک اخلاقی بنیاد فراہم کرتا ہے اور یہ واضح کرتا ہے کہ شہری تحفظ کا تصور انسانی جان کے احترام اور اجتماعی ذمہ داری کے اصولوں سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔

تحقیقی خلا(Research Gap)

شہری دفاع کے موضوع پر اردو زبان میں مختلف جامعات اور تحقیقی اداروں میں متعدد تھیسز تحریر کیے گئے ہیں، جن میں عام طور پر آفات کے انتظام، ہنگامی حالات میں شہری ذمہ داریوں، ابتدائی طبی امداد اور عوامی آگاہی جیسے عملی پہلوؤں پر گفتگو کی گئی ہے۔ ان مطالعات میں شہری دفاع کو زیادہ تر ایک انتظامی اور تربیتی نظام کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جس کا مقصد ہنگامی حالات کے دوران شہری آبادی کے تحفظ کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ اسی طرح بعض تحقیقی مقالات میں شہری دفاع کے ادارہ جاتی ڈھانچے، ریاستی پالیسی اور آفات کے نظم سے متعلق عمومی مباحث بھی ملتے ہیں۔

تاہم دستیاب اردو تحقیقی مواد کا مجموعی جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان مطالعات میں شہری دفاع کے تصور کو ایک وسیع فکری اور اصولی تناظر میں سمجھنے کی کوشش نسبتاً محدود ہے۔ بالخصوص سیرتِ نبوی ﷺ سے اخذ ہونے والے دفاعی اصولوں اور شہری تحفظ سے متعلق عملی

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

نمونوں کو شہری دفاع کے معاصر مباحث کے ساتھ منظم انداز میں مربوط کرنے پر کم توجہ دی گئی ہے۔ حالانکہ فقہ السیرۃ کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ اسلامی روایت میں انسانی جان کے تحفظ، اجتماعی ذمہ داری اور بحران کے دوران منظم تدابیر جیسے اصول نمایاں طور پر موجود ہیں۔

اسی پس منظر میں موجودہ تحقیق اس خلا کو سامنے رکھتے ہوئے معاصر اردو جامعاتی تھیسز کا فقہ السیرۃ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ پیش کرتی ہے۔ اس مطالعے کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ اردو علمی روایت میں شہری دفاع کے تصور کو کس حد تک ایک منظم سماجی نظام کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور اس کے بنیادی عناصر جیسے پیشگی تیاری، مقامی سطح کی شرکت، ادارہ جاتی ہم آہنگی اور بحران کے بعد بحالی کس انداز میں نمایاں ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ تحقیق اردو علمی لٹریچر میں شہری دفاع کے مباحث کو ایک وسیع فکری اور اخلاقی تناظر میں سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔

نتائج وسفارشات (Conclusion and Recommendations)

اس تحقیق کے مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شہری دفاع ایک جامع نظام ہے جس کا مقصد ہنگامی حالات کے دوران شہری آبادی کے تحفظ کو یقینی بنانا اور معاشرتی نظم کو برقرار رکھنا ہے۔ معاصر عالمی مطالعات شہری دفاع کے قانونی اور ادارہ جاتی پہلوؤں پر تفصیلی بحث کرتے ہیں جبکہ اسلامی فقہی اور سیرت پر مبنی لٹریچر میں اس کے اخلاقی اور انسانی اصول نمایاں طور پر موجود ہیں۔ سیرت نبوی ﷺ کے واقعات خصوصاً مدینہ کے دفاعی انتظامات اور غزوۂ خندق کے واقعات اس بات کی واضح مثال ہیں کہ اسلامی روایت میں دفاعی اقدامات کو ایک منظم اور اجتماعی نظام کے طور پر اختیار کیا گیا تھا۔ اسی طرح اسلامی فقہ میں جنگ کے دوران انسانی جان کے احترام اور غیر محاربین کے تحفظ کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے۔

ان نتائج کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ شہری دفاع کے معاصر نظریات اور اسلامی سیرت کے اصولوں کے درمیان نمایاں ہم آہنگی موجود ہے۔ اس لیے شہری دفاع کے موجودہ نظام میں اسلامی اخلاقی اصولوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے تاکہ انسانی وقار اور معاشرتی ذمہ داری کے عناصر کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ مستقبل کی تحقیقات کے لیے یہ تجویز کیا جا سکتا ہے کہ عالمی تقاضوں سے ہم آہنگ شہری دفاع کے ادارہ جاتی ڈھانچے اور اسلامی دفاعی اصولوں کے درمیان عملی تعلق کا مزید تفصیلی مطالعہ کیا جائے تاکہ جدید سلامتی کے نظام میں اسلامی علمی روایت کی رہنمائی کو مؤثر انداز میں شامل کیا جا سکے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

1۔ البوطی، محمد سعید رمضان، فقہ السیرۃ النبویۃ دمشق: دار الفکر، 1991)، 27–29۔

2۔ Warning سے مراد ایسا منظم نظام ہے جس کے ذریعے شہری آبادی کو کسی ممکنہ خطرے، جنگی حملے یا قدرتی آفت کے بارے میں بروقت اطلاع دی جاتی ہے تاکہ لوگ حفاظتی اقدامات اختیار کر سکیں۔

3۔ Evacuation سے مراد شہری آبادی کو کسی خطرناک یا جنگی علاقے سے محفوظ مقام کی طرف منظم طریقے سے منتقل کرنا ہے۔

4۔ Rescue سے مراد ایسے افراد کو خطرناک حالات سے نکالنا ہے جو کسی حادثے، حملے یا آفت کے نتیجے میں پھنس گئے ہوں یا زخمی ہو گئے ہوں۔

5۔ Medical Aid سے مراد زخمی یا متاثرہ افراد کو فوری طبی مدد فراہم کرنا ہے تاکہ ان کی جان بچائی جا سکے اور مزید نقصان کو روکا جا سکے۔

6۔ Shelter Management سے مراد شہریوں کو خطرات کے دوران محفوظ پناہ گاہیں فراہم کرنا اور ان کے انتظام و انصرام کو برقرار رکھنا ہے۔

7۔ Restoration of Public Order سے مراد ہنگامی صورتحال کے بعد معاشرتی نظم و ضبط اور بنیادی شہری خدمات کو بحال کرنا ہے۔

8- International Committee of the Red Cross, Civil Defence in International Humanitarian Law (Geneva: ICRC, 2001), under Art. 61 discussion of humanitarian tasks.

9۔ عاشق حسین، اسلامی ریاست میں شہری دفاع کا تصور اور معاصرانہ تطبیق کا جائزہ، ایم فل مقالہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، 2018–2020، 6–8

10۔ محمد عبداللہ شاکر، شہری دفاع: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ، تخصص سیرت النبی ﷺ، سیرت چیئر، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور، زیر نگرانی: ڈاکٹر رانا خالد مدنی۔

11۔ حافظ نعیم الرحمن، سول ڈیفنس کے اسلامی تصور کا تحقیقی مطالعہ) ایم فل مقالہ)، نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس لاہور، زیر نگرانی: ڈاکٹر محمد طیب۔

12۔ عاشق حسین، اسلامی ریاست میں شہری دفاع کا تصور اور معاصرانہ تطبیق کا جائزہ) ایم فل مقالہ)، اسلامک ریسرچ سنٹر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، سیشن 2018–2020، زیر نگرانی: ڈاکٹر رضیہ شبانہ۔

13۔ سید مظفر حسین، سیرت النبی کی عصری اور بین الاقوامی اہمیت: اقوام متحدہ کے حقوق انسانی کے منشور کے تناظر میں ایک تحقیقی مطالعہ، پی ایچ ڈی مقالہ، جامعہ کراچی، 2017

14۔ زینت رشدی، مواخات ومیثاقِ مدینہ کے تناظر میں اصلاحِ معاشرہ: سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے ایک تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ) پی ایچ ڈی مقالہ، جامعہ کراچی، 2003

15۔ حافظ جمیل احمد، نفسیاتی جنگ کا اسلامی تصور: اقدامی اور دفاعی حوالے سے تجزیہ) ایم اے مقالہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

16۔ شاہد اکرم، خلفائے راشدین کا نظام دفاع) ایم اے مقالہ، منہاج یونیورسٹی لاہور، زیر نگرانی ڈاکٹر ظہور اللہ اظہری

17۔ ریحانہ خلیل، اسلامی مملکت کا دفاع اور اس کے جدید ذرائع) ایم اے مقالہ، یونیورسٹی آف پنجاب لاہور، زیر نگرانی ممتاز احمد سالک

18۔ الانفال:60

19۔ محمد عامر محمود، اسلام کا نظریہ قوت ودفاع قرآن وحدیث کی روشنی میں) ایم اے مقالہ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان، زیر نگرانی ڈاکٹر محمود سلطان کھوکھر

20۔ عابدہ پروین، تحفظ جان بحیثیت مقصد شریعت: تجزیاتی مطالعہ ایم فل مقالہ، میرپور یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، زیر نگرانی اصغر علی خان۔

21۔ احسان الحق، ریاستی اصولِ دفاع سیرتِ نبویہ کی روشنی میں: مواساتِ نبوی ماڈل کا مطالعہ اور عصرِ حاضر میں اس کی معنویت ایم اے مقالہ، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، زیر نگرانی ساجد اقبال شیخ

22۔ ظہور حسین، اسلام کا نظامِ دفاع ایم اے مقالہ، منہاج یونیورسٹی لاہور، زیر نگرانی ڈاکٹر وحید احمد

23۔ صاعقہ عارف، دفاعی حکمتِ عملی کے جدید تقاضے اور اسلام) ایم اے مقالہ، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ محمود اختر

24۔ ظل حسین، عصرِ حاضر میں دفاعِ وطن کے تقاضے: عہدِ نبوی کے تناظر میں ایم اے مقالہ، منہاج یونیورسٹی لاہور، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد زاہد یوسف

25۔ ملکہ صبا، دورانِ جنگ انسانی حقوق کا تحفظ، ایم فل مقالہ، منہاج یونیورسٹی لاہور، زیر نگرانی ڈاکٹر ظہور اللہ اظہری

26۔ محمد عمران تبسم، نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی میں حقوقِ انسانی کا تحفظ، ایم فل مقالہ، دی یونیورسٹی آف لاہور، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ انس نضر

27۔ سیما شفیع، اسلام میں قدرتی آفات سے تحفظ کے تصور اور ICRC عالمی ادارۂ تحفظ کی خدمات کا تقابلی مطالعہ ایم فل مقالہ، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ، زیر نگرانی قاری محمد فیاض

28۔ محمد ذاکر، تحفظِ جان: اسلامی تعلیمات کے تناظر میں ایم فل مقالہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد، زیر نگرانی نور حیات خان

29۔ ظلِ حسین، عصرِ حاضر میں دفاعِ وطن کے تقاضے: عہدِ نبوی کے تناظر میں، ایم اے مقالہ، منہاج یونیورسٹی لاہور، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد زاہد یوسف

30۔ حافظ حبیب الرحمٰن، خصوصی افراد کی بحالی اور ان کے حقوق کے تعین وتحفظ سے متعلق فقہِ ادیانِ عالم اور جدید قوانین کا تقابلی جائزہ) پی ایچ ڈی مقالہ، یونیورسٹی آف پشاور، شعبۂ اسلامیات، زیر نگرانی مشتاق احمد

31۔ عبد الرحمان، ماحول اور وسائلِ قدرت کا تحفظ: ماحولیاتی بحران، اسباب، اثرات اور سدباب کا اسلامی تعلیمات اور سامی مذاہب کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ، پی ایچ ڈی مقالہ، یونیورسٹی آف ملاکنڈ، زیر نگرانی ڈاکٹر جانس خان

32۔ عامر محمود، ٹریفک حادثات اور جان ومال کا تحفظ: شرعی اور پاکستانی قوانین کے تناظر میں) ایم فل مقالہ، HITEC UNIVERSITY TAXILACANTT, TAXILA)

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

33۔ عابدہ پروین، تحفظِ جان بحیثیت مقصدِ شریعت: تجزیاتی مطالعہ، ایم فل مقالہ، میرپور یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، زیر نگرانی اصغر علی خان

34۔ محمد زکریا مرتضی، حالتِ جنگ میں اسلام کے ضابطۂ امن وضمانتِ تحفظ سے متعلق السیر الکبیر کا علمی و تحقیقی جائزہ، ایم فل مقالہ، قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، ڈیرہ اسماعیل خان، زیر نگرانی مشتاق احمد

35۔ پرویز حیدر، پاکستان میں شہریوں کے آئینی حقوق: قرآن وسنت اور آئینِ پاکستان کی روشنی میں، پی ایچ ڈی مقالہ، جامعہ کراچی، زیر نگرانی ڈاکٹر عبید احمد خان

36۔ صفیہ بی بی، بزرگ شہریوں کے حقوق کا مغربی تصور: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں)ایم فل مقالہ، انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان، زیرِ نگرانی سید افتخار علی گیلانی

37۔ اقرا افضال، بزرگ شہریوں کے حقوق: مغربی و اسلامی روایات کا تقابلی مطالعہ)بی ایس مقالہ، لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور، زیر نگرانی نصرت جبین

38۔ صابر اللہ، پاکستانی آئین اور قانون میں غیر مسلم شہریوں کے حقوق و فرائض: معاہداتِ نبوی کی روشنی میں)پی ایچ ڈی مقالہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد، زیر نگرانی ڈاکٹر نور حیات خان

39۔ سحرش افتاب، بنیادی شہری حقوق قرآن کی نظر میں)ایم اے مقالہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد، زیر نگرانی نور حیات خان

40۔ محمد طیب خان، رسول اکرم ﷺ کی عسکری اور سیاسی زندگی میں صلح حدیبیہ کا کردار اور عصر حاضر میں اس کی ضرورت و اہمیت)پی ایچ ڈی مقالہ، فیڈرل اردو یونیورسٹی آف آرٹس، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اسلام آباد، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ محمد ثانی

41۔ عثمان مقبول، تحفظِ مال کا اسلامی تصور، بی اے آنرز مقالہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور، زیر نگرانی حافظ محمد نعیم

42۔ محمد عثمان محبوب، تحفظِ مال کے اسلامی اور مغربی تصور کا تقابلی مطالعہ، ایم فل مقالہ، لاہور گیریژن یونیورسٹی لاہور، زیر نگرانی محمد وارث علی

43۔ انجمن آرا، قرآنِ کریم کی روشنی میں تحفظِ اموال، ایم اے مقالہ، یونیورسٹی آف پشاور، زیر نگرانی ارشاد احمد

44۔ عماد الدین احمد، عہدِ رسالت میں شہری تنظیم سازی کا تجزیاتی مطالعہ ایم۔ فل مقالہ، یونیورسٹی آف کراچی، زیر نگرانی مفتی عمران الحق۔